اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۷۴ | مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۱ء یوم یکشنبہ | مطابق ۹ شعبان سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم سے بخیر وعافیت ہیں۔ اور مشاغل دینیہ میں نہایت مصروف۔

خاندانِ نبوت میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل ورحم سے خیریت ہے۔

جلسہ سالانہ کے لئے دُور کے علاقوں کے احباب قادیان آنا شروع ہوگئے ہیں۔ انتظاماتِ جلسہ نہایت سرگرمی کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ جلسہ گاہ سابقہ جگہ ہی بنائی جائے گی۔

جماعت احمدیہ کی سالانہ اجتماع میں شریک ہونے کی دعوت

جماعت احمدیہ کے حالات بچشم خود دیکھنے کا اہم موقعہ

موجودہ نازک اور خطرناک زمانہ میں جبکہ مخالفین اسلام مذہبی اور سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے اور اُن کے حقوق غصب کرنے کے لئے متحدہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کے مفاد کی خاطر جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جو خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور مشترکہ اور متحدہ اغراض ومقاصد کے لئے مسلمانوں میں جو اتحاد پیدا کر رہی ہے اس کے نہایت شاندار نتائج رونما ہو رہے ہیں۔ اور سمجھدار دُور اندیش مسلمان انہیں بڑی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھ رہے اور بڑی فراخدلی سے جماعت احمدیہ کی مذہبی اور سیاسی خدمات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ جو مخالفینِ اسلام کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یا بے جا تعصب اور ضد میں مبتلا رہ کر جماعت احمدیہ کے خلاف طرح طرح کی غلط بیانیاں کرتے رہتے۔ اور ان لوگوں کو جنہیں جماعت احمدیہ کی مذہبی اور قومی خدمات سے پوری واقفیت نہیں۔ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی غلط بیانیوں [illegible]

اور دھوکہ دہیوں کی حقیقت معلوم کرنے اور جماعت احمدیہ کے صحیح حالات سے بذاتِ خود آگاہی حاصل کرنے کے لئے ہم تمام دردمند اور سنجیدہ مزاج مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ براہ مہربانی جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع میں جو ۲۶-۲۷-۲۸- دسمبر ۱۹۳۱ء کو قادیان میں ہوگا۔ تشریف لائیں۔ اور تمام حالات بچشم خود لاحظہ فرمائیں۔ رہائش اور کھانے پینے کا خاطر خواہ انتظام ہمارے ذمہ ہوگا:۔

اس موقعہ پر تشریف لانے والے اصحاب نہ صرف جماعت احمدیہ کے عام حالات اور انتظامات کا ملاحظہ کرسکیں گے۔ بلکہ نہایت اہم مسائل پر ایسے علماء و فضلاء کے نہایت عالمانہ لیکچر بھی سن سکیں گے جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی خدمت کرنے کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی روح پرور اور بے نظیر تقریریں بھی ہونگی۔ جن میں سے ایک میں حالات اور واقعاتِ حاضرہ پر اسلامی نقطہ نگاہ اور مسلمانوں کے مفاد کے لحاظ سے تبصرہ ہوگا۔ اور بتایا جائے گا۔ کہ مسلمانوں کو پیش آمدہ حالات میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور کس طرح کامیابی حاصل کرنی چاہیئے۔ دوسری تقریر اسلام کی فضیلت اور تمام ادیان پر اس کی برتری ثابت کرنے کے متعلق ہوگی۔ جس میں بتایا جائیگا کہ اسلام نے روحانیت کے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ اور یہی تعلیم فطرتِ انسانی کے مطابق اور خالق و مخلوق میں حقیقی تعلق پیدا کرانے والی ہے:۔

غرض جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ہر لحاظ سے اس قابل ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے حق پسند اصحاب اور خصوصاً مسلمان اس میں شریک ہوں۔ تاکہ جماعت احمدیہ کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کرکے اپنے معلومات میں اضافہ کرسکیں۔ پس تمام مسلمانوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ضرور سالانہ جلسہ کے موقعہ پر قادیان تشریف لائیں:۔

شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب کا برقی پیغام

کشمیر کمیٹی کی خدمات کا اعتراف

سری نگر ۱۷ دسمبر۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب نے "الفضل" کے نام سری نگر سے یہ برقی پیغام ارسال فرمایا ہے۔ کہ میرے متعلق غلط بیانیاں کی گئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں سول نافرمانی اور محاصل کی عدم ادائیگی کی تیاریاں کر رہا ہوں۔ اور متوازی عدالتیں قائم کر رہا ہوں۔ نیز یہ کہ میں احرار کے بے غرض کارناموں اور کشمیر کمیٹی کے شاندار کام کا معترف نہیں۔ اس کے جواب میں میں مندرجہ ذیل حقائق شائع کرانا چاہتا ہوں:۔

ہم نے ابھی سول نافرمانی کا مشورہ نہیں دیا۔ لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ لوگ اس کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر آئندہ ضرورت محسوس ہوئی۔ تو یہ مہم شروع کی جاسکتی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ مسلمان عدالتوں میں وقت اور روپیہ فضول ضائع کریں لیکن ہم نے عدالتوں کے اختیار کو زائل کرنے کی کوشش نہیں کی:۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ ہمارے ہزاروں بھائیوں نے جو عدیم المثال قربانیاں کی ہیں۔ اور ہمارے لئے اپنے گھر بار چھوڑ کر جیلوں میں گئے ہیں۔ اس کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ اور کشمیر کمیٹی کی مفید خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ گائے کی حفاظت کے مسئلہ کی ہم مہاراجہ صاحب اور ہندو بھائیوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے مخالفت نہیں کرتے۔ اور گائے کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔ لیکن ہم یہ برداشت نہیں کرسکتے۔ کہ گاؤکشی کو موجودہ طریق پر جرم قرار دیا جائے:۔

گلینسی کمیشن اور مسلمانانِ کشمیر

سری نگر ۱۴ دسمبر۔ اشرف شاہ صاحب گیلانی مظفر آبادی نے حسبِ ذیل برقی پیغام بنام "الفضل" ارسال کیا ہے:۔ کہ

مسلمانانِ کشمیر کے خلاف ہندو اخبارات "ملاپ" اور "پرتاپ" بے بنیاد پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ عبداللہ شاہ صاحب گیلانی مظفر آبادی نے گلینسی کمیشن میں ایک بیان پیش کیا۔ جو میاں احمد یار صاحب وکیل صدر مظفر آباد انجمن کا تیار کردہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ریاست کے مسلمان کتنی تکلیف میں ہیں۔ اور ان پر کس قدر پابندیاں عائد ہیں۔ ریاستی محکموں میں ان کے ساتھ کیسا امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے:۔

مسلمانوں نے ابھی گلینسی کمیشن کے مقاطعہ کا فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن وہ کمیشن میں مسلمانوں کی ناکافی نمائندگی کو محسوس کرتے ہیں۔ نیز وہ چاہتے ہیں کہ گائے کی حفاظت کا جو وحشیانہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس پر بحث ہوسکے:۔

پیر حسام الدین صاحب کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ وہ شرارت آمیز اور بے بنیاد ہے:۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی اہم قرارداد

مولوی احمد سعید کی افتراق انگیزی کی مذمت

مسلم لیگ کی کونسل نے سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے چار نام منتخب کئے تھے۔ اور سیکرٹری کو اختیار دیا تھا۔ کہ ان کے ساتھ خط و کتابت کرکے فیصلہ کرلیں۔ چنانچہ وہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی منظوری حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس پر مولوی احمد سعید سیکرٹری سابق جمعیۃ العلماء ہند نے آنریری سیکرٹری سر مولوی محمد یعقوب صاحب کو ایک مکتوب ارسال کیا جس میں اپنی فطری تنگدلی سے کام لیتے ہوئے لکھا۔ کہ کسی احمدی کو صدر منتخب کرنا لیگ کی توہین ہے:۔

اس مکتوب کے وصول ہونے پر آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے حسبِ ذیل قرارداد منظور کی ہے:۔

اس مجلس کی رائے میں سر محمد یعقوب آنریری سکرٹری مسلم لیگ کے نام مولانا احمد سعید کا مکتوب اور مدیر "الجمعیۃ" کا تبصرہ قابلِ افسوس ہے۔ یہ مجلس ان دونوں کو مفادِ قوم اور استحکامِ ملت کے لئے خطرناک تصور کرتی ہے۔ کیونکہ اس کی رائے میں مولانا احمد سعید کا مکتوب در پردہ اس کوشش کا نتیجہ ہے جس کا مقصد لیگ کے اجلاس دہلی کو ناکام بنانا ہے:۔

مسلم ایسوسی ایشن جموں کا تار وائسرائے کے نام

ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں نے ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند کو حسبِ ذیل تار ارسال کیا ہے:۔

گورہ فوج کی واپسی کی افواہوں سے مسلمانوں میں ہیجان و اضطراب پھیل رہا ہے۔ ریاستی پولیس نے گزشتہ فسادات کے دوران میں مسلمانوں کو قتل و غارت کرنے میں عملی حصہ لیا۔ ہندو حکام کا رویہ اب بھی معاندانہ ہے۔ برطانوی فوج کی واپسی کے یہ معنی ہونگے۔ کہ مسلمانوں کو ڈاکوؤں کے ہاتھ میں دیدیا جائے۔ ہز ایکسیلنسی سے استدعا ہے۔ کہ جب تک مسلمان محفوظ نہیں ہوجاتے۔ فوجیں واپس نہ بلائی جائیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

سالانہ جلسہ کے متعلق ہر ایک احمدی کے فرائض

خود آؤ۔ اور دوسروں کو ساتھ لاؤ!

بہت بڑا نشان

جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ہر انسان کے لئے جس نے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی بخشی ہوئی توفیق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو قبول کیا ہے۔ ایک بہت بڑا نشان ہے اس موقعہ پر قادیان کی وہ مقدس بستی جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اور جو آپکی بعثت سے قبل ایک گمنام بستی تھی۔ ایسا ایمان افروز اور روح پرور نظارہ پیش کرتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور برکتوں کا جگمگاتا ہوا ثبوت ہے۔ ایک وقت تھا۔ جب قریب قریب کے علاقہ میں بھی قادیان کا کوئی نام نہ جانتا تھا۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت اور اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی وجہ سے قادیان کی دور دور تک شہرت ہونے لگی۔ تو جعلنا لکل نبی عدوا کے ماتحت مخالفین اور معاندین نے اپنی تمام کوششیں مخالفت اور عداوت کی دیوار حائل کرنے اور قادیان کو دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے میں صرف کردیں اور پورا پورا زور لگایا کہ اس مقدس بستی تک کسی کو نہ پہنچنے دیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے لاغلبن انا و رسلی کا نظارہ دنیا کو دکھانے کے لئے تمام مخالفوں کو ان کے منصوبوں میں ناکام رکھا۔ اور ہر سورج جو طلوع ہوا۔ اس میں قادیان کی کشش اور جذب میں اضافہ ہوتا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب تک ہوتا چلا جا رہا ہے۔

سب سے پہلا جلسہ اور اسکے بعد کے جلسے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں جو سب سے پہلا سالانہ اجتماع قادیان میں ہوا۔ وہ اس وقت کی مخالفت اور جماعت احمدیہ کی بالکل ابتدائی حالت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا بہت بڑا نشان تھا۔ کیونکہ اس میں شامل ہونیوالا ایک ایک شخص ہزاروں روکوں اور مشکلات کو عبور کرتا ہوا اس میں شریک ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد اگرچہ مشکلات اور رکاوٹوں میں کمی نہ ہوئی۔ تاہم ہر سال سالانہ جلسہ پر آنیوالوں میں اضافہ ہوتا گیا حتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے اس فضل پر اپنی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قادیان کے برکات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے اس کلام میں جہاں قادیان کی تقدیس اور برکات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ نازل ہونے والے خدا تعالیٰ کے فیوض سے وہی لوگ مستفیض ہو سکیں گے۔ جو قادیان کو محترم سمجھیں گے۔ اور اس سے وابستہ رہیں گے۔ وہاں یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ وہ سالانہ جلسہ جسکی منشاء ایزدی کے ماتحت آپ نے بنیاد رکھی۔ اور جس کے متعلق یہ تحریر فرمایا۔ کہ

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے۔ جسکی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے"

وہی جلسہ ہے جسپر قادیان میں ہجوم خلق ہوتا ہے۔ اور جس سے قادیان ارض حرم ثابت ہوتا ہے۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کی اہمیت

گویا قادیان کے سوا کسی اور مقام کا کوئی جلسہ وہ جلسہ نہیں کہلا سکتا جسکی ابتداء خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھوں سے کرائی۔ اور جس میں ہر احمدی کی شمولیت ضروری قرار دیتے ہوئے آپنے یہ تاکیدی الفاظ تحریر فرمائے۔ کہ

"تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں"

پس قادیان کا سالانہ اجتماع ہی وہ مقدس اجتماع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے مقرر کیا۔ اور جسے اپنے فضل و کرم سے ہر سال گذشتہ سال سے بڑھ کر کامیابی عطا فرماتا ہے۔ ہر ایک احمدی کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مندرجہ بالا تاکیدی الفاظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کرے۔ کہ جلسہ سالانہ میں شریک ہو۔ اور بغیر موانع قویہ کے قطعاً اس سعادت سے محروم نہ رہے۔

جلسہ میں شمولیت کا عزم راسخ

جو شخص اپنی طرف سے جلسہ پر آنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے اور پھر "موانع قویہ" کی وجہ سے آ نہیں سکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اسی اجر اور ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ جو جلسہ میں شریک ہونے والوں کے لئے مقدر ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے گھر بیٹھے ان انوار اور برکات سے بہرہ ور کر سکتا ہے جو جلسہ پر صدق نیت سے آنے والوں کا حصہ ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے۔ وہ نیتوں اور ارادوں کو دیکھتا ہے اور الاعمال بالنیات کے مطابق اجر بخشتا ہے۔

شمولیت جلسہ میں کوتاہی کرنے والے کے لئے خطرہ

لیکن جو شخص اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے یا کسی معمولی عذر کے باعث شریک جلسہ نہیں ہوتا۔ وہ بہت بڑی کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ یہ کوتاہی اس کی روحانیت کے لئے بہت بڑے نقصان کا موجب نہ ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس جلسہ کی اغراض میں سے ایک بہت بڑی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ "تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے انکی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ رب العزت جل شانہ کوشش کی جائیگی"

جو شخص اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے سالانہ جلسہ پر آنے سے محروم رہتا ہے۔ وہ غور کرے۔ کہ اپنے آپ کو کن حالات میں ڈالتا ہے۔ اور اپنی روحانی اصلاح اور ترقی کا کتنا اہم موقعہ ہاتھ سے کھوتا ہے۔ پس جس حد تک بھی ممکن ہو۔ ہر احمدی کو سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ زندگی میں خدا تعالیٰ نے جو یہ موقعہ دیا ہے ممکن ہے پھر نہ ملے اس لئے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

ازدیاد ایمان کا موقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے روحانی اصلاح اور ایمانی ترقی کے لئے بار بار قادیان آنا ضروری قرار دیا ہے۔

اور جن اصحاب کو خدا تعالےٰ ہمت دیتا ہے۔ وُہ دوران سال میں بھی کئی بار آتے۔ اور فیض حاصل کرتے ہیں۔ لیکن عام طور پر اکثر لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سالانہ جلسہ میں سوائے کسی خاص مجبوری کے سب کی شمولیت ضروری قرار دی ہے۔ اس موقعہ سے ہر ایک احمدی کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور جلسہ میں شامل ہو کر اور خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت مشاہدہ کر کے نہ صرف اپنے ایمان کو تازہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے وجُود کے ذریعہ "ہجومِ خلق" میں اضافہ کر کے دُوسروں کے لئے بھی ازدیادِ ایمان کا مُوجب بننا چاہیئے۔

خواتین کا بھی جلسہ پر آنا ضروری ہے

پھر یہ بھی نہایت ضروری امر ہے۔ کہ خواتین کو بھی ساتھ لایا جائے۔ مذہبی امور کے متعلق خواتین بھی اسی طرح مکلف ہیں۔ جس طرح مرد۔ اور ان میں بھی روحانیت۔ خدمتِ دین کا احساس۔ جماعت کی ضروریات کے متعلق واقفیت پیدا کرنا اُتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا مردوں میں۔ انہی امور کو مدنظر رکھتے ہُوئے کئی سال سے ان کا علیحدہ مستقل جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں اہم مسائل پر تقریریں ہوتی ہیں۔ پس جہاں ہر ایک احمدی مرد کو خود سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہاں احمدی خواتین کو بھی لانا چاہیئے۔ تاکہ وُہ بھی مذہب اور جماعت کے متعلق اپنے فرائض سے پُوری طرح آگاہ ہو سکیں۔ اور نئے جوش اور تازہ ولولہ کے ساتھ مَردوں کے دوش بدوش خدمتِ دین میں شرکت اختیار کر سکیں۔

غیر احمدی اصحاب کو ساتھ لائیں

اسی سلسلہ میں یہ کہدینا بھی ضروری ہے۔ کہ ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے واقف غیر احمدی اصحاب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دے اور انہیں اپنے ساتھ لائے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کی وجہ سے سنجیدہ مزاج لوگوں کے دلوں پر خاص اثر ہے۔ اور وُہ جماعت احمدیہ کی مذہبی اور قومی سرگرمیوں کو بڑی قدر و وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اُن سے اگر درخواست کی جائے۔ کہ وُہ تین چار روز کی قُربانی کر کے جماعت احمدیہ کے حالات بچشمِ خود ملاحظہ کرنے کے لئے تشریف لائیں۔ تو امید ہے۔ ان میں سے کئی ایک آنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ پس یہ بھی ایک نہایت ضروری امر سمجھا جائے۔ اور جس قدر زیادہ اصحاب لائے جا سکیں۔ ساتھ لائے جائیں۔

غرض ہر رنگ اور ہر پہلو سے جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنا ہر احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ اور انہیں اس کے لئے پُوری پُوری سعی کرنی چاہیئے۔

ہندوؤں کی تنگدلی کا ایک سکھ لیڈر کی زبان سے اعتراف

ہندو قوم ہشیاری اور چالاکی اور سکھوں میں کمی تعلیم اور ان کی سادہ لوحی سے بہت فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور انہیں اپنی حفاظت کے لئے بطور باڑھ استعمال کرتی ہے۔ ہر خطرہ کے موقعہ پر انہیں جوش دلا کر آگے کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ قادیان کے مذبح کے انہدام کے موقعہ پر بھی ایسا ہی ہُوا۔ دیہات کے گنوار اور جاہل دیہاتیوں کو بھڑکا کر انہیں گرفتار بلا کر کے ہندو خود علیحدہ ہو گئے۔ اور ان غریبوں کو اس کساد بازاری اور اقتصادی مشکلات کے زمانہ میں قریباً نوّے ہزار روپیہ کا زیر بار کر دیا۔ حالانکہ سکھ دھرم میں گائے کے لئے کوئی عظمت نہیں۔ اور سکھ عائد وجرائد علی الاعلان اس کا اعتراف کر چکے ہیں۔

ہندو قوم فطرتاً بے وفا ہے۔ اور خواہ کوئی اس کے لئے اپنی جان کو بھی خطرہ میں ڈال دے۔ اور خطرناک سے خطرناک حالات میں اس کا ساتھ دے۔ آخر یہ اسے دھوکہ ہی دے گی۔ چنانچہ سکھوں کی مخلصانہ اور وفادارانہ خدمات اور تعاون کے باوجود اس کا سلوک ان سے نہایت ہی غیر منصفانہ رہا ہے۔ اور جب بھی حقوق طلبی کا موقعہ آیا۔ اس نے سکھوں کے ساتھ بالکل غدارانہ سلوک کیا۔

سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر "شیر پنجاب" نے جو سکھ قوم کے ایک مشہور لیڈر اور صاحب قلم ہیں۔ اس قوم کے متعلق اپنے تجربات کی بنا پر ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کے دوران میں وُہ لکھتے ہیں:۔

"جب نامزدگیوں کا وقت آئے۔ تو سکھ اور ہندو الگ۔ جب گوردوارہ ایجیٹیشن لگا۔ تو سکھ اور ہندو الگ۔ گوردواروں کی اصلاح کا سوال درپیش ہُوا۔ سکھ اور ہندو الگ۔ مہاسبھا والوں کی دھرم سالہ سے گورو گرنتھ صاحب اٹھا دیئے گئے۔ اور پھر اس لئے رکھ دیئے گئے۔ کہ سکھ اور ہندو الگ۔ آج تم ڈسکہ میں چند ہزار روپیہ کی جائداد کے لئے سکھوں کے خون میں نہا رہے ہو۔ اور گورنمنٹ کی امداد سے سکھوں کو کچلنا چاہتے ہو۔ وہاں تو ہندو اور سکھ الگ ہیں۔ لیکن ہمیں اپنی اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہو۔ اور اپنے فائدہ کے لئے ہمیں اپنی ضمیر کی خلاف ورزی پر مجبُور کرتے ہو۔ . . . . میرا ابدیدہ تجربہ نہایت تلخ ہے۔ اور مجھے اب یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہندوؤں سی تنگدل متعصب اور غیر فیاض جماعت کوئی ہو ہی نہیں سکتی"۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے پنجاب میں زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرنے کے لئے اپنے ہی ایک حصہ کو ایک جداگانہ حیثیت دے دی تھی۔ اور سکھ بھی ان کی اس چال کا شکار ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وُہ اندرونی معاملات میں بھی اب ان کے ساتھ ایک بالکل علیحدہ اور مخالف قوم کا سا سلوک کر رہے ہیں۔ سکھ قوم کو اس کے متعلق غور کرنا چاہیئے۔ اگر تو ہندو اندرونی حقوق کے معاملہ میں بھی اُن کے ساتھ یکساں سلوک کریں۔ تو فبہا۔ وگرنہ ان کی حفاظت کے لئے وُہ دُوسروں کے ساتھ دست و گریباں ہونے کی پالیسی ترک کر دیں۔

مُسلمانانِ جمّوں اور گورہ افواج

مسلمانانِ جموں اپنے لئے گورہ فوج کا قیام کس قدر ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کا اندازہ صرف اسی ایک امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ صرف یہ سُنکر کہ یہ افواج وہاں سے ہٹائی جانے والی ہیں۔ گھبرا اُٹھتے ہیں۔ اور آہ و شیون سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر گورہ افواج وہاں نہ پہنچتیں۔ تو اب تک وحشی دسفاک ڈوگرے غالباً ان بیچاروں کا نام و نشان بھی مٹا چکے ہوتے۔

ہر شخص اپنے حالات کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے۔ اور اپنے مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہُوئے مسلمانانِ جموں کو چونکہ تاحال خطرہ نظر آتا ہے۔ اس لئے وُہ ابھی تک اس بات پر پُورا پُورا زور دے رہے ہیں کہ گورہ افواج کو وہاں سے نہ ہٹایا جائے۔ چنانچہ ۱۱ - دسمبر کو بعد نماز جمعہ بھی اسی قسم کی ایک قرارداد ہزاروں کے مجمع میں پاس کی جا چکی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ان کا ہمدرد وہی ہو سکتا ہے۔ جو ان کے لئے اسی چیز کے حصول کی کوشش کرے جسے وُہ اپنے حالات کے لحاظ سے ضروری قرار دیتے ہیں۔ لیکن نہایت ہی شرم کا مقام ہے۔ کہ زمیندار صرف چند پیسوں کا حق ادا کرنے کے لئے جو وُہ حکومتِ کشمیر سے حاصل کر چکا ہے۔ ان ستم رسیدہ اور مظلوم مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچانے کے لئے انتہائی سرگرمی دکھا رہا ہے۔ چنانچہ مسلسل و متواتر ہر پرچہ میں نمایاں طور پر چوکھٹے کے اندر اس کی طرف سے یہ مطالبہ شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ "انگریزی فوجیں کشمیر سے فوراً واپس بلا لی جائیں"۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اپنی اس غداری پر پردہ ڈالنے کے لئے اسے "حکومت ہند سے مسلمانوں کے مطالبات" کا نام دے رہا ہے۔ لیکن آج تک یہ نہ معلوم ہُوا۔ کہ کونسے مسلمانوں کی طرف سے اسے یہ بے ہودہ اور مسلم کش مطالبہ پیش کرنے کا حق دیا گیا ہے۔

ہم جہاں مسلمانانِ جموں سے یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس زر پرست کی غداری سے بد دل نہ ہوں۔ کیونکہ ہندوستان کے تمام مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔ وہاں حکومت سے بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ زمیندار کی شر انگیزی سے قطعاً متاثر نہ ہو۔ اور جب تک مسلمانان جموں اپنی جان و مال کے متعلق مطمئن نہ ہو جائیں۔ گورہ افواج کو وہاں سے نہ بلایا جائے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

"زمیندار" کی افتراپردازی کا رد اور "ذریۃ البغایا" کا صحیح مفہوم

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور تبلیغی ہینڈبل اور پوسٹر وغیرہ شائع کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ ذیل کا مضمون اسی سلسلہ کا انتیسواں نمبر ہے۔ جو ایسوسی ایشن مذکورہ کے سکرٹری صاحب سے ہینڈبل بحساب ۸ روپیہ سینکڑہ اور پوسٹر بحساب ۱۲ روپیہ سینکڑہ منگوایا جا سکتا ہے۔ دوسرے ٹریکٹوں کی بھی جن جماعتوں کو ضرورت ہو۔ وہ اپنی مطلوبہ تعداد سے انہیں اطلاع دیا کریں (ایڈیٹر)

مولوی ظفر علی خان مالک اخبار زمیندار نے کچھ ایسی متعفن فضا میں پرورش پائی ہے۔ کہ ہر تحریر جو اس کے مسموم قلم سے نکلتی ہے۔ اور ہر فقرہ جو اس کی منحوس زبان پر آتا ہے۔ اس عفونت کے اثر کو جو اس کی فطرت میں ہے۔ صاف طور پر ظاہر کرتا ہے۔

اِن دنوں اس کی تمام تر کوشش جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کے خلاف دوسرے مسلمانوں کو مشتعل کرنے اور اس طریق سے تحریک کشمیر کو ناکام بنا کر مہاراجہ کشمیر کا حق نمک ادا کرنے میں صرف ہو رہی ہے۔ اور اس قبیح اور مذموم فعل کے لئے جس قدر بددیانتی۔ خیانت۔ کذب بیانی اور افتراپردازی کا مظاہرہ اس کی طرف سے ہوا ہے۔ اس کی نظیر دنیا کے کسی ذلیل سے ذلیل انسان میں بھی نہیں مل سکتی۔

خطرناک تلبیس

عام مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے جھوٹ۔ افترا۔ جعل۔ فریب اور دھوکہ دہی سے اسے دریغ نہیں۔ لیکن سب سے بڑا حربہ جو اس دشمن اسلام نے اختیار کیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۴۷/۵۴۸ کا حوالہ ہے۔ جس سے اس نے اپنی ناپاک فطرت کے تقاضے سے مجبور ہو کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام ان مسلمانوں کو جو آپ پر ایمان نہیں لائے۔ نعوذ باللہ "حرامزادے" قرار دیا ہے۔ اس حوالہ کو اس انسان نما مگر دشمن انسانیت وجود نے "زمیندار" کے متعفن کالموں میں بہت سی ناجائز گتر و بیونت اور ناقابل برداشت دریدہ دہنی کے ساتھ بار بار شائع کیا ہے۔ آج ہم اس حوالہ کے صحیح مفہوم کو بیان کر کے اس کی اصل حقیقت کو قارئین کرام پر منکشف کرنا چاہتے ہیں۔ ظفر علی خان نے عبارت مذکور کے سیاق و سباق کو دیدہ و دانستہ حذف کر کے شائع کیا ہے۔ اور اس طریق سے اس نے اس عبارت سے وہ غلط مفہوم نکالنے کے مکروہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ جو "یحرفون الکلم عن مواضعہ" کے مصداق لوگوں کا شیوہ ہے

اصل حوالہ

قارئین کرام پر اصل حقیقت واضح کرنے کی غرض سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل عبارت آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷/۵۴۸ سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ "وقد حبب الی منذ دنوت العشرین۔ ان انصر الدین واجادل البراھمۃ والقسیسین وقد الفت فی ھذہ المناظرات مصنفات عدیدۃ ومولفات مفیدۃ منھا کتاب البراھین.... وکتاب اخر سبق کلھا الفتہ فی ھذہ الایام اسمہ دافع الوساوس وھو نافع جدًا للذین یریدون ان یروا حسن الاسلام ویکفون افواہ المخالفین تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبھم فھم لا یقبلون۔ کہ جب میری عمر بیس سال کی ہوئی تو میرے دل میں نصرت اسلام کی محبت اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی رغبت ڈالی گئی۔ چنانچہ اس موضوع پر میں نے متعدد کتابیں تصنیف و تالیف کیں۔ جن میں سے ایک براہین احمدیہ ہے ایک اور کتاب ہے۔ جس کو میں نے انہی دنوں میں تالیف کیا ہے اور اس کا نام "دافع الوساوس" ہے (جو دوسرا نام آئینہ کمالات اسلام کا ہے) یہ کتاب ان لوگوں کیلئے جو اسلام کی خوبیاں دیکھنا اور مخالفین اسلام کا منہ بند کرنا چاہیں۔ نہایت مفید ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں۔ جن کی طرف ہر مسلمان محبت و پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان میں بیان کردہ معارف سے فائدہ اٹھاتا اور ان باتوں کو جو میں نے بیان کی ہیں قبول کرتا اور میری دعوت (اسلام) کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو "ذریۃ البغایا" (ہدایت سے دور) ہیں۔ جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے۔ وہ اِن باتوں کو قبول نہیں کرتے:

اس کے اصل مخاطب کون ہیں

قارئین کرام! آپ ذرا انصاف کے ساتھ اس ساری عبارت کو پڑھ جائیں۔ اور غور فرمائیں۔ کہ اس میں سے وہ مفہوم کہاں سے نکلتا ہے۔ جسکو ظفر علی خان نے بیان کر کے اپنی عاقبت کو خراب کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبارت مندرجہ بالا میں اپنی ان خدمات اسلامی کا ذکر فرمایا ہے۔ جو حضورؑ نے آریوں اور عیسائیوں کی مقابلہ میں انجام دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اسباب کو بیان فرمایا ہے۔ کہ تمام کے تمام مسلمان ان کتابوں کو (اس وجہ سے کہ وہ اسلام کی تائید میں لکھی گئی ہیں) بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ ہاں وہ غیر ہدایت یافتہ لوگ جن کے متعلق خدا تعالےٰ نے قرآن میں "ختم اللہ علیٰ قلوبھم" فرمایا ہے۔ وہ ان باتوں کے مخالف ہیں۔ اِس عبارت میں تمام مسلمان کہلانے والوں کو "کل مسلم" کہکر تصدیق کنندہ ظاہر کیا ہے۔ اور صاف طور پر یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ سب کے سب مسلمان ان کتابوں کو مفید سمجھتے ہیں۔ مگر ظفر علی خان یہ کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ گویا حضورؑ نے سب غیر احمدیوں کو "ذریۃ البغایا" قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ غیر احمدی پبلک نے بھی ان دلائل و براہین سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی تائید اور آریوں۔ عیسائیوں۔ دہریوں اور برہموؤں کی تردید میں شائع فرمائے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور فی الواقع ان کو محبت اور مودۃ کی نظر سے دیکھا ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی سردار اہلحدیث نے بھی (جس نے حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "براہین احمدیہ" کے متعلق (جس کا حضورؑ نے محولہ بالا عبارت میں ذکر فرمایا ہی) یہ لکھا۔ "ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ کہ جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۷ ص ۱۶۹) پھر حضرت مرزا صاحبؑ کی کتاب "سرمہ چشم آریہ" کو مسلم بک ڈپو لاہور نے اپنے خرچ پر طبع کرا کر شائع کیا۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی جنہوں نے زمیندار میں یہی اعتراض شائع کرایا ہے۔ جب کبھی قرآن مجید کی فضیلت بیان کرنا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر براہین احمدیہ میں سے پڑھا کرتے ہیں

"جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"!

اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا یہ شعر اُس زمانہ کا ہے۔ جب وہ ہمارے ہوتے تھے۔ اور جب ابھی آپ نے کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشد ترین مخالف غیر احمدی علماء نے بھی ان کتابوں کو پسند کیا۔ اور ان سے فائدہ اٹھایا۔ ہاں اگر کسی فریق نے انکی مخالفت کی اور جواب لکھے۔ تو وہ آریہ سماج تھی۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے

جواب میں "تکذیب براہین احمدیہ" اور "ترک اسلام" اور "جنیم آریہ" کے جواب میں "خبط احمدیہ" لیکھرام نے لکھیں۔ پس مندرجہ بالا حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روئے سخن ہرگز غیر احمدی مسلمانوں کی طرف نہ تھا۔ بلکہ ان لوگوں کی طرف تھا جو اسلام کے مخالف اور آنحضرت صلعم کے دشمن ہیں۔ جن کے متعلق قرآن مجید نے ختم اللہ علیٰ قلوبھم فرمایا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم قرآن مجید میں ان ہی لوگوں کے لئے آیا ہے۔ جو اسلام اور آنحضرت صلعم کے دشمن تھے۔ اور جو آنحضرت صلعم پر ایمان نہیں لاتے تھے۔

اس تحریر کے وقت احمدی غیر احمدی کا سوال ہی نہ تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تحریر کردہ فقرہ کے مخاطب دشمنان اسلام اور منکرین نبی صلعم ہیں نہ کہ غیر احمدی مسلمان جو آنحضرت صلعم پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ قابل غور یہ بات ہے۔ کہ غیر احمدی مسلمانوں کو کافر یا "ذریۃ البغایا" قرار دینا تو کجا ۱۸۹۳ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عبارت تحریر فرمائی تھی۔ اس وقت تک احمدی و غیر احمدی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور ابھی تک جماعت کا کوئی نام بھی تجویز نہیں ہوا تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی عبارت کے مخاطب غیر مسلم "البراھمۃ والقسیسین" ہیں۔ (جن کے ساتھ مباحثات اور تائید اسلام میں مجادلہ کا ذکر ہے)

ذریۃ البغایا کا صحیح مفہوم

اگر ظفر علی خان کی بات ہی تسلیم کر کے چند منٹوں کے لئے غیر احمدی مسلمانوں کو ہی اس کا مخاطب سمجھ لیا جائے۔ تو پھر بھی اس عبارت کے الفاظ سے وہ مفہوم نہیں نکلتا۔ جو مولوی ظفر علی خان نے نکال کر مسلمانوں کو مشتعل کرنا چاہا ہے۔ "ذریۃ البغایا" کا ترجمہ ظفر علی خان نے "کنچنیوں کی اولاد فاحشہ عورتوں کی اولاد اور ولد الزنا" کیا ہے (زمیندار ۱۹ نومبر ۱۹۳۱ء) حالانکہ لغت عرب میں اس کے معنی "ہدایت سے دور اور ناشائستہ انسان" کے ہیں۔ چنانچہ تاج العروس میں (جو عربی لغت کی معتبر ترین کتاب ہے) لکھا ہے "البغی الامۃ فاجرۃ کانت او غیر فاجرۃ" کہ بغی کے معنی لونڈی ہیں۔ لیکن اس لفظ میں بدکاری کا مفہوم داخل نہیں۔ بغی کا لفظ اس عورت کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ جو بدکار نہ ہو۔ بلکہ پاک دامن اور عفت شعار ہو۔ پھر لکھا ہے "البغیۃ فی الولد نقیض الرشدۃ ویقال ھو ابن بغیۃ" (تاج العروس) یعنی کسی مرد کے متعلق "ابن بغیۃ" کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص ہدایت سے دور یا ناشائستہ آدمی ہے۔ ویسے "بغیۃ فی الولد" رشد یعنی صلاحیت کے الٹ مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی عبارت مندرجہ آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷-۵۴۸ کا مطلب تاج العروس کی مندرجہ بالا عبارت کے مطابق یہ ہوگا۔ کہ میری ان کتابوں کو (جو میں نے اسلام کی تائید اور دشمنان اسلام کی تردید میں لکھی ہیں) تمام مسلمان محبت اور پیار کی نظر سے دیکھتے۔ ان کے فائدہ اٹھاتے۔ میری دعوت اسلام کی تصدیق کرتے اور میری ان باتوں کو قبول کرتے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو صلاحیت سے دور ہیں۔ اور جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہیں۔ وہ ان کو قبول نہیں کرتے:

مسلمانوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلوک

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس وضاحت کے بعد ہر اہل انصاف اور صاحب بصیرت انسان پر ظفر علی خان کی دھوکہ دہی ظاہر ہو کر معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ایسے لوگ محض اشتعال انگیزی اور مسلمانوں میں نفاق و افتراق پیدا کرنے کی نیت سے بد دیانتی اور فریب کاری جیسے مکروہ اور ذلیل فعل کو بھی اپنا شیوہ بنانے سے باز نہیں آتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی شخص کی بھی خواہ وہ مسلم ہو۔ یا غیر مسلم دل آزاری نہیں فرمائی۔ اور یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام نے تمام غیر احمدی مسلمانوں کو نعوذ باللہ حرامزادہ قرار دیا ہے۔ اتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی کذب آفرینی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ نے تو فرمایا ہے:

لے دل تو نیز خاطر اینان نگہدار
کآخر کنند دعوئے حب پیمبرم !!

یعنی اے دل تو ان تمام لوگوں کے ساتھ جو مسلمان کہلاتے ہیں نیک سلوک کر اور ان کی خوشنودی کا خیال رکھ۔ کیونکہ وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ اور حضور صلعم کے دامن کے ساتھ وابستہ رہنا اپنے لئے موجب صد فخر و مباہات خیال کرتے ہیں۔

اگر باوجود اس تصریح اور توضیح کے ظفر علی خان پھر بھی "ذریۃ البغایا" کا غلط ترجمہ "حرامزادہ" کر کے خود ہی اپنے آپ کو اس کا مصداق قرار دے لے۔ تو اس کا ہمارے پاس کیا علاج ہو سکتا ہے؟

حق پسند لوگوں سے اپیل

بالآخر ہم تمام حق پسند لوگوں سے جن کو ظفر علی خان کی خرافات پڑھنے کا اتفاق ہو نہایت ادب کیساتھ گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ کسی ایسی عبارت کو جس کا وہ حوالہ دے۔ اصل کتاب سے اس کا سیاق و سباق دیکھنے کے بغیر صحیح تسلیم نہ کریں۔ کیونکہ یہ شخص سخت جھوٹا ہے۔ اور افترا پردازی اس کا شیوہ ہے۔ اور ایسے لوگوں کے متعلق قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم" (سورہ قلم) یعنی مت کہا مان ہر ایک قسم کھانیوالے ذلیل کا جو عیب جو چغلی والا ۔ منع کرنیوالا بھلائی سے سرکش گنہگار سنگدل اور بعد اس کے بد اصل بھی ہے۔ خاکسار ملک عبدالرحمٰن خادم بی۔ اے گجراتی

مسئلہ نزول مسیح جسمانی اور احمدیہ عقائد کی تاثیر

مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرار

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل نے عیسیٰ پرستی کے بت پر ایک کاری ضرب لگائی ہے۔ اور اب اس بت کی پرستش مستقبل میں محض ایک افسانہ ہو کر رہ جائیگی۔ جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کو غیر معمولی حیثیت دیکر ان کے جسمانی نزول کے قائل تھے وہ اب اس خیال سے رجوع کر رہے ہیں۔ ہم نے اس موضوع پر الفضل یکم نومبر میں ایک مضمون لکھ کر بتایا تھا۔ کہ کس طرح سے غیر احمدی اصحاب میں یہ تحریک پیدا ہو رہی ہے۔ کہ نزول مسیح جسمانی ایک غلط عقیدہ ہے۔ حقیقتاً مسیح کا نزول روحانی ہی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے سائل کے سوال کا دو مرتبہ جو جواب دیا تھا اس کو ہم نقل کر چکے ہیں۔ وہی سائل اہلحدیث ۱۳ نومبر میں پھر سوال کرتا ہے۔ کہ

"مذکورہ سوال کے جواب میں دوبارہ نزول آسمانی مسیح علیہ السلام ارشاد ہوا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا نزول جسمانی ایسے وقت میں ہوا کہ لوگوں پر شیطان کا غلبہ تھا۔ استحوذ علیھم الشیطان۔ یہ درست ہے لیکن مسیح علیہ السلام کا یہ نزول جسمانی تو بنی اسرائیل قوم کی طرف اپنے وقت پر ہو چکا۔ اب کر نزول خرافات کی طرف نہیں ہو سکتا۔ اور نہ تکمیل نبوت محمدیہ کے بعد اس کی ضرورت ہے"

اس ٹھوس سوال کا جواب قائلین حیات مسیح کے پاس نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ ایسے سائل کے اصرار علی الحق کو دیکھ کر مولوی صاحب نے جو جواب اب کی مرتبہ دیا ہے۔ ہم صرف اس کے نقل کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے۔ کہ قادیانی تحریرات نے بہت سے لوگوں کو مسئلہ ہذا کے سمجھنے میں رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔ اس لئے وہ الجھن میں پھنس جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام نبوت کیساتھ آئینگے۔ مگر ان کی نبوت یہ ہوگی کہ قرآن و حدیث کا صحیح مطلب خدا کی وحی سے انکو سمجھایا جائیگا جس سے علماء کے مفہومات مختلفہ مٹ جائیں گے۔ جس طرح اہل شریعت محمدیہ کی تبلیغ کرینگے۔ اسلئے شریعت جدیدہ نہ ہوگی۔ چونکہ وصف نبوت سابقہ سے موصوف ہونگے۔ اسلئے نبوۃ بھی جدیدہ نہ ہوگی۔ اور تکمیل نبوۃ محمدیہ میں بھی کوئی نقص لازم نہ آئیگا" (اہلحدیث ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء)

ناظرین کرام! اس امر کو جانے دیجئے کہ مولوی صاحب کی ساری تحریر میں اصل سوال کا کوئی جواب نہیں۔ اور جو کام انہوں نے مسیح کا قرار دیا ہے۔ وہ امت محمدیہ کے ایک فرد۔ مکتب محمدیہ کے ایک شاگرد کیلئے بھی مسلم ہے۔ یا حضرت مسیح مستقل نبی اور رسول اور بنی اسرائیل کیلئے ہیں۔ آپ یہ ملاحظہ فرمائیں۔ کہ احمدیت کے اشد ترین دشمن کے قلم سے بھی عقائد کے اثرات اور "قادیانی تحریرات" کے قلوب انسانی پر غلبہ کا کس طرح اعتراف ہو رہا ہے۔ الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ "قادیانی تحریرات" کا اتنے عرصہ میں یہ اثر صاف بتا رہا ہے۔ کہ حضرت اقدس کی مقرر کردہ میعاد یعنی قرون ثلاثہ تک تو اس خیال کا نام تک پایا جائیگا کہ مسیح آسمان سے اترے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر قابل تعریف وہ لوگ ہیں۔ جو مواخذہ سے پہلے پہلے خدا سے صلح کر لیں۔ (خاکسار اللہ دتا جالندھری از فلسطین) ۱۱

تاریخ اسلام

جنگ موتہ اور غزوۂ تبوک

ایک مسلمان سفیر کا قتل

سنہ ۸ ہجری میں علاقہ شام کے ایک قصبہ موتہ نامی کے سردار شرجیل بن عمرو غسانی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر حارث بن عمیر ازدی کو جو دعوت اسلام کا خط لے کر وہاں گئے تھے قتل کر دیا۔

رسول کریمؐ کی مدافعت

چونکہ ایک سفیر کے اس طرح قتل ہو جانے کی وجہ سے اس امر کا خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ اگر اس شرارت کا سدباب نہ کیا گیا تو آئندہ تمام سفراء کی جانیں خطرہ میں پڑ جائیں گی اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریباً تین ہزار کی ایک فوج روانہ کی۔ حاکم موتہ بجائے اس کے کہ اپنے ناروا فعل پر ندامت کا اظہار کرتا مقابلہ پر آمادہ ہو گیا۔

شہنشاہ ہرقل کی فوجیں

اتفاق یہ ہوا کہ شہنشاہ ہرقل بھی اس علاقہ میں آیا ہوا تھا۔ اور موآب میں ایک لاکھ لشکر کی جمعیت کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا عرب کے عیسائی قبائل لخم جذام بہرا بلی اور قیس وغیرہ کے بھی قریباً ایک لاکھ آدمی اس کی آمد پر جمع تھے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر عیسائی حاکم نے کچھ شاہی فوج بھی منگوائی اور قبائل کو بھی جمع کر لیا۔ اندازاً دشمنوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی۔

جرأت و بسالت کا شاندار مظاہرہ

مسلمانوں نے نہایت جوانمردی کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ حضرت زید بن حارثہ علم سنبھالے جنگ کر رہے تھے۔ کہ اچانک چھاتی میں نیزہ کھا کر گھوڑے سے گر پڑے حضرت جعفر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچیرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حقیقی بڑے بھائی تھے۔ انہوں نے فوراً گرتے ہوئے علم کو سنبھالا اور دشمنوں کا مقابلہ شروع کر دیا۔ پچاس زخم کھا کر جب وہ بھی شہید ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے فوج کی کمان سنبھالی۔ جب وہ بھی شہید ہوئے تو حضرت خالد بن ولید آگے بڑھے۔ قریباً ڈیڑھ دن کی سخت جنگ کے بعد مسلمانوں نے اپنے سے قریباً چالیس گنی فوج کو خطرناک طور پر شکست دی اور انہیں میدان سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔

لکھا ہے کہ اس معرکہ میں حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ میں نو تلواریں مارتے مارتے ٹوٹی تھیں۔ یہی وہ جنگ ہے جس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد کو سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔

رسول کریمؐ کا ایک کشف

ادھر یہ جنگ ہو رہی تھی اور ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جنگ کی حالت بذریعہ کشف دکھائی جا رہی تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں بیٹھے ہوئے پہلے سے ان سپہ سالاروں کے مارے جانے اور جنگ کے آخری نتیجہ کا حال صحابہؓ سے بیان فرما دیا تھا۔

شکست کے انتقام کی تیاریاں

رجب سنہ ۹ ہجری میں مدینہ منورہ میں شام سے ایک قافلہ آیا اور اس نے ذکر کیا کہ قیصر کی فوجیں نہایت زور شور سے مسلمانوں پر حملہ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ اور انہوں نے عرب کے عیسائی قبائل لخم جذام عاملہ اور غسان وغیرہ کو بھی ساتھ ملا لیا ہے اور ان کی خواہش ہے کہ وہ اس شکست کا بدلہ لیں جو انہیں موتہ کے مقام پر ہوئی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مناسب سمجھا کہ اس لشکر جرار کی مدافعت عرب کی سرزمین میں داخل ہونے سے پہلے ہی کر لی جائے۔ تاکہ ملک کے اندرونی امن و امان میں خلل واقعہ نہ ہو۔ یہ مقابلہ چونکہ ایک زبردست سلطنت سے تھا جو سلطنت ایران کو نیچا دکھا چکی تھی اور دوسری طرف مسلمان بے سروسامان اور سفر دور دراز کا تھا۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگی ضروریات کے فراہم کرنے کے لئے ایک عام چندہ کی تحریک فرمائی اور اعلان فرمایا کہ اس کار خیر میں مسلمان حسب توفیق ضرور حصہ لیں۔

صحابہؓ کی مالی قربانی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس تحریک پر نو سو اونٹ ایک سو گھوڑا اور ایک ہزار دینار چندہ میں دئے۔ یہ اتنی گرانقدر خدمت تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مجہز جیش العسرہ کا خطاب دیا یعنی اس لشکر عسرہ کو مرتب کرنیوالا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے چالیس ہزار درہم پیش کئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام اثاث البیت کا نصف جو کئی ہزار روپیہ تھا۔ پیش کر دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت جو کچھ لائے۔ اگرچہ وہ بظاہر معمولی قیمت کا تھا۔ مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ کہ ابوبکر کچھ گھر میں بھی چھوڑ آئے ہو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے سوا کچھ نہیں گویا وہ تمام گھر کی پونجی فی سبیل اللہ قربان کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں لائے

حضرت ابو عقیل انصاری نے دو سیر چھوہارے پیش کئے اور عرض کیا کہ رات بھر پانی نکال نکال کر ایک کھیت کو سیراب کیا تھا۔ اس کی مزدوری میں چار سیر چھوہارے ملے نصف اپنے بیوی بچوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں اور نصف آپ کے حضور لایا ہوں غرض اس موقعہ پر تمام صحابہ نے پوری فراخدلی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے اموال پیش کئے اور آن کی آن میں جیش عسرت کا سامان مہیا ہو گیا۔

حضرت علیؓ کی حضرت ہارونؑ سے مماثلت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ تبوک کو روانہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ہی اہل بیت کی ضروریات کی نگہداشت پر مقرر فرمایا لشکر ابھی تبوک کے راستہ میں ہی تھا۔ کہ حضرت علیؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے کیونکہ منافقین انہیں طعنہ دیتے تھے۔ کوئی کہتا نکما سمجھ کر چھوڑ دیا۔ کوئی کہتا ترس کھا کر چھوڑ گئے۔ اور ان باتوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دکھ ہوا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ لمبے سفر اور گرمی کی تکلیف سے پاؤں متورم تھے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور- الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ - الا انہ لا نبی بعدی۔ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم میرے لئے ویسے ہی ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون تھے۔ ہاں فرق یہ ہے کہ حضرت ہارون نبی تھے مگر تم نبی نہیں۔ یہ سن کر حضرت علی خوش و خرم مدینہ واپس چلے آئے۔

حدیث کے متعلق غلط فہمی

یہی وہ حدیث ہے جس سے بدقسمتی سے مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں عمومی رنگ اختیار نہیں فرمایا تھا۔ بلکہ یہ حدیث خالص حضرت علی کے لئے تھی۔ اور آپ نے انہیں فرمایا کہ ہارون کی مشابہت کی وجہ سے یہ نہ سمجھ لینا کہ تم نبی ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہارون تو نبی تھے مگر تم نبی نہیں پس یہ حدیث حضرت علی کے لئے خاص ہے تبوک پہنچ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ماہ قیام فرمایا اہل شام پر مسلمانوں کی اس دلیری کا اتنا ہیبت ناک اثر ہوا کہ انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا۔

لشکر اسلام کی واپسی

چونکہ دشمنوں کا اب کوئی خطرہ باقی نہیں تھا اور مسلمانوں کے رعب کی وجہ انہوں نے مقابلہ کا ارادہ ترک کر دیا تھا اس لئے

تحقیق الادیان

ویدرشیوں کی تصانیف ہیں

گذشتہ مضمون میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ وید ہرگز ہرگز ان چار آدمیوں پر نازل نہیں ہوئے۔ جن کا نام آریہ سماج۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرہ بتاتا ہے۔ کیونکہ انکی ہستی کسی طرح بھی ثابت نہیں پس چاروں ویدوں کو خدا کا کلام کہنا دعویٰ بلا دلیل ہے ؞

وید رشیوں کی تصنیف ہیں

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ وید خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ رشیوں کی تصنیف ہیں۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً ضرورت زمانہ کی وجہ سے ان کو بنایا۔ اور جن کو وہ لوگ یگیہ وغیرہ کے وقت پڑھتے تھے آہستہ آہستہ بعد میں آنے والی نسلوں نے ان کو پوتر اور پاک سمجھ کر یکجا جمع کر دیا۔ اور جن جن لوگوں نے وہ کلام کہا تھا۔ ان کا نام ان منتروں کے اوپر لکھدیا۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ یہ کس کا کلام ہے۔ لیکن آریہ سماجی ہماری رائے سے متفق نہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ لوگ ویدوں کے مفسر اور شارح تھے۔ لیکن اس صورت میں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کہ جن کا جواب آریہ سماج کے ذمہ ہے

پہلا سوال

اس سلسلہ میں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ رشی ملہم کو کہتے ہیں۔ یا کسی کلام کے شارح کو۔ اگر کہا جائے کہ ملہم کو تو دیانند جی کو رشی کس بنا پر کہا جاتا ہے۔ کیا ان پر بھی ویدوں کا نزول ہوا تھا۔ اگر کہو۔ اس لئے کہ انہوں نے صرف وید منتروں کی شرح کی ہے۔ اس لئے ان کو رشی کہتے ہیں۔ تو پھر کیوں اگنی۔ وایو۔ ادتیہ۔ انگرہ کو رشی بمعنی شارح نہیں لیتے۔ اور کس بنا پر ان کو ملہم بتایا جاتا ہے ؞

دوسرا سوال

وید کے سوکتوں پر جن لوگوں کے نام درج ہیں۔ کیا ان پر صرف الفاظ ہی نازل ہوئے تھے۔ یا مفہوم سے بھی ان کو آگاہ کیا گیا تھا اگر کیا گیا تھا۔ تو وید منتروں کے پہلے صرف ان کا نام ہونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ دوسروں کا۔ اور اگر ان کو مفہوم نہیں سمجھایا گیا تھا۔ تو ایسی حالت میں اشیور کا ان کو اپنے گیان کے لئے چننا اور ویدوں کا ملہم ہونے کے لئے انتخاب کرنا بے معنی اور لغو ہے ؞

تیسرا سوال

اگر وید منتروں پر ان رشیوں کے نام ہیں جن کے وہ شارح اور مفسر ہیں۔ تو وہ تشریحات اور تفاسیر پیش کی جائیں۔ جو انہوں نے تصنیف کیں۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ ان رشیوں نے جو وید کے ملہم تھے۔ اس کے کیا معنی کئے ہیں۔ یہ جواب قابل التفات نہ ہوگا۔ کہ وہ ساری کی ساری ضایع گئیں ؞

چوتھا سوال

آج تک وید منتروں کے معانی صرف انہیں لوگوں نے سمجھے جن کے نام ہر سوکت کے ابتدا میں ہیں۔ یا اور کسی نے بھی۔ اگر صرف وہی سمجھنے والے تھے۔ اور پھر ان کے بیان کردہ معانی اور تفاسیر ضایع بھی ہو گئیں۔ تو اس وقت تک لوگ وید کی تعلیم پر کس طرح عمل کرتے رہے۔ اور اگر اوروں کو بھی ویدوں کے معانی اور تفسیریں سکھائی گئیں تھیں۔ تو پھر ان کے نام ہر سوکت سے پہلے درج کیوں نہیں کئے جاتے ؞

پانچواں سوال

بعض منتروں سے پہلے کسی عورت کا نام درج ہے۔ اور منتر کے اندر صیغہ بھی مؤنث کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ شریروں کو تباہ کرنیوالے راجہ کے لباس اور ہتھیاروں کو اچھی طرح میں ہی تانتی ہوں۔ یقیناً میں ہی ایشور اور وید کے مخالفوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہتھیار لگاتی ہوں۔ میں خود اپنے آدمیوں کے لئے جنگ کرتی ہوں۔ میں زمین اور خلا میں داخل ہوتی ہوں۔

(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۵ منتر ۶)

اس وید منتر کی رشی جس کا نام واگھبرنی ہے اور جس منتر کی اس نے شرح کی ہے۔ اس میں جو صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ بھی مؤنث کا ہی ہے۔ اسی طرح ویدوں میں اور کئی ایسے منتر ہیں۔ کہ جن کے پہلے عورتوں کے نام درج ہیں۔ جن منتروں کی مصنف عورتیں ہیں۔ ان میں مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور جن کا مصنف مرد رشی ہے اس میں مذکر کا صیغہ لایا گیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان منتروں کے بنانے والے رشی ہیں نہ کہ شارح

چھٹا سوال

بقول آریہ سماج اس زمانہ میں جبکہ ساری دنیا میں ویدوں کے صحیح اور سچے ارتھ اور معانی جاننے والا کوئی نہ تھا۔ لوگوں نے ویدوں کے ایسے ایسے گندے معانی کئے تھے۔ کہ ایک شریف آدمی ان کو پڑھ بھی نہیں سکتا۔ سوامی دیانند نے ویدوں کے سچے ارتھ اور صحیح معانی لوگوں کے سامنے پیش کئے۔ اور ان کی حقیقی شرح اور تفسیر سکھائی۔ لیکن ان کا نام یجروید کے کسی منتر یا ادھیائے سے قبل نظر نہیں آتا۔ جس سے آریہ سماج کا یہ دعویٰ کہ ویدوں کے پہلے جن رشیوں کا نام ہے۔ وہ شارح ہیں مصنف نہیں۔ غلط ثابت ہو جاتا ہے۔

پس آریہ سماج اگر ویدوں کے الہٰی گیان ہونے پر کامل یقین رکھتی ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس الجھن کو دور کرے۔

رشیوں کی گواہیاں

وید کے انسانی تصنیف ہونے پر کئی رشیوں نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنی پستکوں میں اسبات کا اقرار کیا ہے کہ ویدوں کے مصنف رشی ہی ہیں۔

پہلی گواہی

تانڈیہ برہمن میں لکھا ہے۔ کہ

چھوٹی عمر کا انگرس منتر بنانے والوں کا بھی منتر بنانے والا ہوا۔ تانڈیہ برہمن ۱۱۔۳۔۱۴۔ اس میں تانڈیہ برہمن نے اقرار کیا ہے۔ کہ انگرہ رشی نے وید منتروں کو بنایا ہے۔ پس جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وید خدا کا کلام ہے وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ ہندو دھرم کے ایک بہت بڑے رشی نے اس کو انسانی کلام قرار دیا ہے

دوسری گواہی

یاسک منی ویدک الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے نرکت میں رگوید کے دسویں منڈل کا پہلا منتر لکھتے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ کافی ہوادار اور کالری زمین میں پیدا ہوئے پھل جو قمار بازی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ مجھے مست کرتے ہیں۔ بیدار کرنے والے باسا منجوان پہاڑ پر ہونے والی سوم کی غذا کی طرح مجھ کو حوصلہ دلاتا ہے۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ منتر

اس کے بعد یاسک منی بھی لکھتے ہیں۔ کہ یہ منتر پاسوں سے پریشان ہوئے۔ رشی کے ہیں۔ شوکت ادھیائے ۹ کھنڈ ۸

وید منتروں سے ہمارے دعویٰ کی تصدیق

پھر وید کے منتروں سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید رشیوں کی بنائی ہوئی کلام ہے۔ اور کئی منتر ایسے ہیں جو ہمارے اس دعویٰ کا پرشاہد ہیں۔ چنانچہ رگوید میں لکھا ہے ؞

کہ کنو رشی تمہارے لئے اس منتر کو بناتے ہیں۔ ان کی شبد بانی کو اچھی طرح سنیئے ؞ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۷۴ منتر ۲

پھر اسی وید میں ایک منتر ہے۔ جس میں گوتم کی اولاد کو ویدوں کا بنانے والا کہا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔ کہ اے گھوڑوں کو جوتنے والے اندر گوتم بہاراج کی سنتان (اولاد) نے تیرے لئے من کو صاف اور پوتر کرنے والے اور کانوں کو اچھے لگنے والے منتروں کو بنایا ہے۔ رگوید منڈل ۱ سوکت ۶۱ منتر ۱۶

مندرجہ بالا منتروں سے اچھی طرح ثابت ہو گیا۔ کہ وید کو مختلف لوگوں نے مختلف اوقات میں بنایا۔ پس عقل مند طبائع ویدوں کے اشیوری گیان ہونے کو کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ واقعات آریہ سماج کے اس دعویٰ کو جھٹلا رہے ہیں۔

امید ہے۔ کہ آریہ سماج مندرجہ بالا سوالوں کا جو کہ وید کے الہامی گیان ہونے پر کئے گئے ہیں جواب خالی الذہن ہو کر سوچیں گے!

انتقاد

(۱) مولوی محمد حسین کا انجام

کون احمدی ہے۔ جس کو محمد حسین بٹالوی کے نام سے واقفیت نہ ہو۔ یہ وہ اہلحدیث کا ایڈووکیٹ اور اول المکفرین ہے۔ جس نے اپنی ساری زندگی اور پوری طاقتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں ختم کر دیں۔ اور آخر ناکام و نامراد دنیا سے چلا گیا۔ اس کے آغاز اور انجام کے مفصل حالات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کی تصدیق جو محمد حسین کے متعلق حضورؑ نے فرمائی تھی۔ کہ ؎

اے پئے تکفیر من بستہ کمر
خانہ ات ویراں تو در فکر دگر

اور الہام انی مھین من اراد اھانتک کا کامل مصداق اگر دیکھنا چاہتے ہو۔ تو اس جامع اور مدلل کتاب کو پڑھئے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور مصنف و محقق جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کے پر زور قلم کا نتیجہ ہے۔ قیمت صرف ۴ر آنے جو اس کی معنوی خوبیوں کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔

(۲) تجلیات رحمانیہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث سے سلسلہ کا ہر فرد بخوبی واقف ہے۔ اس دشمن دین نے حد درجہ تلبیس سے کام لیکر ایک رسالہ "تعلیمات مرزا" اور دوسرا "فیصلہ مرزا" خلق خدا کی گمراہی کے لئے شائع کئے ہیں۔ ان رسائل کا مکمل اور مدلل اور مفصل تحقیقی مسکت جواب سلسلہ کے درخشندہ گوہر مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے ایڈیٹر صاحب فاروق کی تحریک پر رقم فرما کر حیفا علاقہ فلسطین سے بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال فرمایا ہے جسکو ایڈیٹر صاحب نے نہایت احتیاط سے مگر بہت جلد کتابت کرا کر طبع کرنے کو دیدیا ہے اور انشاء اللہ جلسہ سالانہ تک تیار ہو جائیگا۔ قیمت اس کی آٹھ آنہ سے زاید نہ ہوگی۔ یہ دونو نہایت ضروری کتب جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر فاروق سے

(۳) شیر کشمیر

مسلمانان کشمیر کے مخلص لیڈر شیخ محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ ایس سی کے سوانح حیات میر محمد نیاز صاحب جرنلسٹ نے شائع کئے ہیں۔ ابتدائی حالات مختصراً شیخ صاحب موصوف کے اپنے لکھے ہوئے ہیں مگر موجودہ تحریک کے حالات مولف نے جمع کئے ہیں۔ کتاب میں شیخ صاحب موصوف کے تین فوٹو اور ایک فوٹو مولف کا اپنا ہے۔ کتاب ۲۲ x ۲۹ کے ۴۸ صفحات تک ختم ہوئی ہے۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے قیمت ۵ر محصولڈاک ۱ر۔ میر برادرس۔ ع ع منزل جموں یا شیر کشمیر بک ڈپو سیاست بلڈنگ لاہور سے مل سکتی ہے

نمائش اشیاء کے متعلق ضروری اعلان

میں بذریعہ اخبار الفضل تمام بیرونی بہنوں کو اطلاع دے چکی ہوں۔ کہ اشیاء نمائش ہیں ۱۰ دسمبر تک پہنچ جانی چاہیں۔ لیکن ۱۵ دسمبر تک چیزیں بہت کم وصول ہوئی ہیں۔ اس لئے پھر اس کار خیر میں سبقت دکھانے والی بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ از راہ کرم ۲۰ دسمبر تک اشیاء نمائش ضرور ارسال فرمائیں۔

پارسل جنرل سکرٹری لجنہ قادیان کے پتہ پر بھیجا جائے ہر مرسلہ اشیاء پر جو چیزیں آپ لگائیں۔ ان پر اصل لاگت ضرور لکھدیں۔ منافع ہم خود لگا لینگے۔ اگر منافع لگایا بھی ہو۔ تو اس سے مطلع کریں۔ بعض وصول شدہ پارسلوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اجرت سے بڑھ کر نفع لگایا گیا ہے۔ ایسا کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ چیزیں فروخت نہ ہو سکیں گی۔ اور بجائے اس کے کہ نفع ترقی اسلام میں صرف ہو کر ثواب کا مستحق کرے اصل لاگت سے بھی محروم رہنا پڑیگا۔ جٹ پر وقف یا غیر وقف کی صراحت بھی کر دی جائے۔ تفصیل ساتھ ہونی چاہیئے۔ کہ لاگت واپس ہوگی یا نہیں۔ اور پتہ خوشخط اور صاف ہونا چاہیئے۔

خاکسار ام طاہر۔ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

اصلاح یافتہ رہٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

۱۹۲۹ء میں پنجاب گورنمنٹ نے ایک اصلاح یافتہ رہٹ کے نمونہ کے لئے دو ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا تھا۔ انعامی مقابلہ میں ۶۹ نمونے موصول ہوئے۔ معائنہ کرنے والی کمیٹی نے جو ان نمونوں پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ ان میں سے بہترین نمونے چن لئے اور مقابلہ کرنے والے اشخاص کو ان نمونوں کے مطابق رہٹ تیار کرنے کی ہدایت کی۔ تیار ہو چکنے کے بعد یہ رہٹ پنجاب اگریکلچرل لائلپور کی ورکشاپ میں نصب کئے گئے۔ اور ان کی آزمائش کی گئی۔ جس رہٹ کا نمونہ مسٹر ڈی۔ اے طہر براون لی اگریکلچرل انجنیئر پنجاب گورنمنٹ نے تیار کیا تھا۔ وہ بہترین پایا گیا۔ اور آزمائشوں کے دوران میں بحیثیت مجموعی اس میں کل خرچ شدہ طاقت کی ۷۱ فی صدی طاقت مفید ثابت ہوئی۔ حال ہی میں معائنہ کرنے والی کمیٹی کی سفارش پر مسٹر براون لی کو اس رہٹ کے لئے انعام دیا گیا ہے۔ جدید رہٹ کی اقتصادی خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ڈیزائن کے لحاظ سے یہ رہٹ بے حد سادہ ہے۔ اور اسے کوئی دیہاتی لوہار تیار کر سکتا ہے۔

(۲) اس میں بیش از ۷۱ فیصدی خرچ شدہ طاقت کار آمد ہوتی ہے جو تمام مروجہ رہٹوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔

(۳) "چکل" اور "چکلی" بناوٹ کے لحاظ سے سادہ ہیں۔ اور اگر انکی ایک طرف گھس جائے۔ تو ان کی دوسری طرف استعمال کی جا سکتی ہے گویا اس رہٹ کے "چکل" اور "چکلی" دیگر رہٹوں کے دو "چکل" اور "چکلیوں" کے برابر کام دیتے ہیں۔

(۴) مزاحمت کم کرنے کے لئے رولر بیرنگ اور [illegible] بیرنگ کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔

(۵) ڈھانچہ آئرن کا بنا ہوا ہے۔ اس لئے اینٹوں کے ستونوں اور ان کے اوپر "کانجن" کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جو دوسرے رہٹوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۶) "مال" بناوٹ میں سادہ ہے۔ اسکے ڈھول کنارے فلیٹ آئرن (پتی) کے بنے ہوئے ہیں۔ "مال" ایسے طریق پر بنائی گئی ہے کہ ٹنڈیاں میں وزنی ہونے کے باعث "بیڑ" پر سے نہیں اتر سکتی۔

(۷) "ٹنڈیں" انگریزی زبان کے حرف D کی مانند بنائی گئی ہیں۔ وہ لوہے کی ۲۲ گیجٹے کی چادر کی بنی ہوئی ہیں جنہیں ہر کوئی دیہاتی لوہار تیار کر سکتا ہے۔

امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ رہٹ عام مروجہ رہٹوں سے کہیں زیادہ دیرپا ثابت ہوگا۔ اس قسم کا ایک رہٹ قریباً اڑھائی سو روپیہ میں تیار ہو سکتا ہے اگر زیادہ تعداد میں تیار کئے جائیں۔ تو لاگت بہت کم ہو جائیگی۔ رہٹ تیار کرنے والے یا اس کے متعلق دلچسپی رکھنے والے دیگر اشخاص دو روپیہ ادا کرنے پر اس رہٹ کا نقشہ معہ تفاصیل کی ایک کاپی سکے صاحب اگریکلچرل انجنیئر گورنمنٹ پنجاب لائلپور سے درخواست کرنے پر حاصل کر سکتے ہیں۔ محصولڈاک معاف ہوگا۔

بیک ایک شخص نئی کتابیں نئے رسالے نئے ٹریکٹ نئے مضامین نئی معلومات نئے ایڈیشن

حقائق و معلومات کا ذخیرہ

حقائق و معلومات کا ذخیرہ

علاوہ دوسری کتابوں کے

جلسہ سالانہ پر مندرجہ ذیل نئی کتابیں بھی مہیا کی جائینگی

سیرت خاتم النبیین حصہ دوم

یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی بارہا فرما چکے ہیں۔ کہ سیرت پر جتنی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ ان سے اچھی اور بہت اچھی ہے۔ کیونکہ اس میں جن مسائل پر بحث کی ہے۔ وہ حقیقۃً اپنے اندر ندرت اور اچھوتا پن رکھتی ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب اعلےٰ قسم کی حجم ۵۲۶ صفحے مگر قیمت صرف ۲ؔ۔ حصہ اول کی ۱؎

ہماری نماز

یہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی تصنیف لطیف ہے۔ نماز کا ترجمہ سیکھنے کے علاوہ نماز کا مغز اور حقیقت بھی بتلاتی ہے۔ ہر ایک احمدی عورت مرد۔ جوان۔ بوڑھے۔ بچے کو اس کا ضرور ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حجم قیمت ۴ر۔ ایک روپیہ کے پانچ نسخہ

کشتی نوح

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور تصنیف ہے۔ جس کے متعلق گزشتہ سالانہ جلسہ پر حضرت اقدس نے ہر ایک احمدی کو اس کے پڑھنے اور اس کے مطالب یاد کرنے کی تاکید اکید فرمائی تھی۔ بلکہ اس کو امتحان کا کورس مقرر فرمایا تھا۔ کئی ماہ سے ختم ہو چکی تھی۔ اب اس کا نیا ایڈیشن پوری آب و تاب سے شائع ہوا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر۔ ایک روپیہ کے تین نسخے۔

ایک غلطی کا ازالہ

یہ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معرکۃ الآراء مضمون ہے جس میں مسئلہ نبوت کی حقیقت واضح فرما دی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۶ پائی

رسالہ کشمیر کے حالات

یہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے لکھوایا۔ اور بکڈپو نے شائع کیا ہے اس میں مختصراً مسلمانانِ کشمیر کی حالت اور انکی شکایات کی وضاحت کی ہے قیمت فی نسخہ ۶ پائی

ہندو راج کے منصوبے حصہ اول

اس مقبولِ عام کتاب کے چھ ایڈیشن چھپ کر فروخت ہو چکے تھے۔ اب ساتواں بھی چھپ رہا ہے۔ ابھی جتنی اشاعت ہونی چاہیئے نہیں ہوئی۔ دوست اس کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش فرمائیں۔

ہندو راج کے منصوبے حصہ دوم

اس کتاب کے بھی تین ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں۔ چوتھا فروخت ہو رہا ہے ملک کی سیاسیات سے واقف ہونے کے لئے اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج

یہ معرکۃ الآراء اور محققانہ تصنیف جلسہ سالانہ تک چھپ جائیگی۔ اس میں مسلمانان کشمیر کی مظلومی کی داستان بڑے بڑے ہندوؤں ہی کی زبانی سنائی گئی ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اس موضوع پر ایسی نفیس اور جامع کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ حجم پونے دو سو صفحہ کے قریب قیمت فی نسخہ ۵ر۔ سَو کی قیمت ۲۰۔ روپے

پریم گیتا:۔ اس رسالہ میں اہتمام سے ہندو شعراء کی نعتیں حضرت نبی کریم صلعم کی تعریف میں جمع کی گئی ہیں قیمت فی سیکڑہ عا؎۔ چار نئے ٹریکٹ ۔حافظ جمال احمد صاحب کے مندرجہ ذیل ٹریکٹ ضرور پڑھیے جن میں وفات مسیح ختم نبوت کی حقیقت

مندرجہ ذیل لطیف و دلکش بہا کتابیں بھی تھوڑی تعداد میں موجود ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ ان انمول رتنوں کو جلد خرید لیں

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام	قیمت
براہین احمدیہ چہار حصے	ع؎
سرمہ چشم آریہ	؎
شحنہ حق	۸ر
ازالہ اوہام حصہ اول	عہر
" " " دوم	؎
آئینہ کمالات اسلام	؎
[illegible] فیصلہ	۳ر
[illegible] الدجال	۳ر
حجۃ الاسلام	۲ر
سچائی کا اظہار	۱ر
شہادت القرآن	۱۰ر
نور الحق ہر دو حصہ	۱۴ر
انوار الاسلام	۴ر
منن الرحمٰن	۱۲ر
ضیاء الحق	۲ر
نور القرآن ہر دو حصہ	۹ر
انجام آتھم	عار
استفتاء اردو	۱ر
سراج منیر	۶ر
تحفہ قیصریہ	۴ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳ر
فریاد درد	۸ر
نجم الہدیٰ	؎
ضرورۃ الامام	۴ر
راز حقیقت	۲ر
ایام الصلح اردو	عہر
" " فارسی	۸ر
ستارہ قیصریہ	۱ر
تریاق القلوب	عار
تحفہ غزنویہ	۴ر
لجۃ النور	۶ر
اربعین کامل	۱۲ر
خطبہ الہامیہ	؎
دافع البلاء	۲ر
نزول المسیح	۱۲ر
تحفہ ندوہ	؎
اعجاز احمدی	۶ر
ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی	۱ر
مواہب الرحمٰن	۶ر
نسیم دعوت	۶ر
سناتن دھرم	۱ر
تذکرۃ الشہادتین	۱۲ر
لیکچر سیالکوٹ	۴ر
براہین احمدیہ حصہ پنجم	عار
الوصیت ۲ر چشمہ مسیحی	۳ر
تجلیات الٰہیہ	۱ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر
حقیقۃ الوحی	؎
چشمہ معرفت	؎
پرانی تحریریں ۳ر [illegible]	عہر
تقریر جلسہ دعا ۳ر تقریریں	۳ر
درثمین فارسی	۱۲ر
مجموعہ اشتہارات چھ حصے	؎

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ	قیمت
ردّ تناسخ ۳ر ابطال الوہیت مسیح	۳ر
فصل الخطاب	؎
تصدیق براہین احمدیہ	؎
نور الدین	؎

تقاریر و تصانیف حضرت خلیفہ ثانی	قیمت
منصب خلافت ۱ر برکات خلافت	۴ر
انوار خلافت ۱۲ر حق الیقین	۱۲ر
منہاج الطالبین	۱۰ر
لیکچر شملہ ۳ر تقدیر الٰہی	عہر
عرفان الٰہی ۱۰ر ملائکۃ اللہ	۱۰ر
نجات	۱۳ر
تحفۃ الملوک	۱۲ر
حقیقۃ النبوۃ	؎
احمدیت حقیقی اسلام	؎
دعوۃ الامیر اردو	؎
ہستی باری تعالیٰ	؎

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

قادیان میں باموقعہ سکنی اراضی کے قطعات

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت قادیان کے محلہ جات دارالبرکات (بالمقابل ریلوے سٹیشن) ودارالرحمت میں اچھے موقعہ کی اراضی قابل فروخت ہے۔ قیمت حسب موقعہ علیحدہ علیحدہ مقرر ہے۔ عام ریٹ برلب سڑک کلاں عہ ۲۷/۸ اور عہ ۲۰/ فی مرلہ اور اندرون محلہ عہ ۱۷/۸ اور عہ ۱۵/ اور عہ ۱۲/۸ فی مرلہ ہے۔ برلب سڑک کلاں ایک کنال سے کم اور اندرون محلہ نصف کنال سے کم کا رقبہ فروخت نہیں کیا جاتا سوائے اس کے کہ کسی قطعہ کی صورت خاص ہو۔ اس وقت اتفاق سے چند قطعات محلہ دارالفضل میں بھی خالی ہیں۔ خواہشمند احباب کو چاہئیے کہ جلسہ پر قیمت اپنے ساتھ لائیں اور موقعہ دیکھ کر اپنی پسند کی اراضی خرید لیں۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد (ایم اے)

اعلان

اصلی ممیرہ والا

"تریاق چشم" (رجسٹرڈ)

جو احباب "تریاق چشم" جلسہ پر خریدنا چاہتے ہیں وہ مجھے فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ میں ان کے لئے تریاق چشم مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان کے دوکان پر بھیج دوں۔ تاکہ وہاں سے قیمت دیکر خرید کر لیویں۔ تاکہ خریداروں کو محصولڈاک کی بچت ہو جاوے۔

المشتہر

خاکسار:۔ مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات پنجاب

جلسہ سالانہ پر

محترم بستی کا مقدس تحفہ

جائے نماز یعنی مصلے نہایت پائیدار اعلیٰ درجہ کے خاص آرڈر کے ذریعہ تیار کروائے گئے ہیں۔ آپ کے دوست اور رشتہ دار اس تحفہ کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

ان کی خوبصورتی اور نفاست دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کسی احمدی کا گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئیے۔

قیمت درجہ اول ۱۲ / درجہ دوم ۹ / قادیان میں ہر جگہ مل سکتے ہیں۔

خالص اور اصلی ست سلاجیت خاص کشمیر سے منگوایا گیا ہے قیمت ایک روپیہ فی تولہ ہے۔

محمد اسمعیل حکیم ۔ معرفت خواجہ معین الدین قادیان

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا گورنمنٹ میں رجسٹرڈ ہے کارکن احمدی ہیں

سردی کا موسم آگیا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹوں کی سربند گانٹھیں منگوا کر فروخت کرنے والا بیوپاری صرف موسم سرما میں سال بھر کی روزی پیدا کر سکتا ہے جلد منگواؤ۔ فروخت کرو۔ اور فائدہ اٹھاؤ۔ ہر حصہ ملک سے آرڈر آرہے ہیں۔

نرخ حسب ذیل ہیں۔ کرایہ مال گاڑی ہم دیں گے

[illegible]	تعداد [illegible]	قیمت درجہ اول	قیمت درجہ دوم
مردانہ ہاف کوٹ	۱۰۰ عدد	۱۹۵ — ۰ — ۰	۱۵۰ — ۰ — ۰
مردانہ اوورکوٹ	۵۰ ″	۱۸۰ — ۰ — ۰	۱۴۰ — ۰ — ۰
چیسٹر مردانہ کوٹ	۵۰ ″	۱۲۵ — ۰ — ۰	۹۰ — ۰ — ۰
واسکٹ	۲۰۰ ″	۱۳۰ — ۰ — ۰	۱۰۵ — ۰ — ۰
واسکٹ لڑکوں کے	۳۰۰ ″	۹۵ — ۰ — ۰	۸۵ — ۰ — ۰
لڑکوں کے اوورکوٹ	۶۰ ″	۱۲۰ — ۰ — ۰	۸۵ — ۰ — ۰

درجہ سوم کا کم قیمت مال بھی ہے۔ لیڈی کوٹ۔ فراک کوٹ۔ فوجی کوٹ۔ کمبل گرم چادر ہر قسم موجود ہیں جلد آرڈر بھیجئے۔ سردی شروع ہو گئی ہے خط و کتابت میں وقت اور موسم ضائع نہ کیجئے۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہئیے۔

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱ — رجسٹری شدہ تار کا پتہ ہمارا تار کا پتہ American Bombay

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— کلکتہ ۱۵ر دسمبر۔ حال ہی میں پولیس کے ہاتھ ایک دستاویز آئی ہے۔ جس میں ان انگریزوں کے نام فہرست میں درج ہیں جنہیں انارکسٹ پارٹی یکے بعد دیگرے قتل کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

—— کلکتہ ۱۵ر دسمبر "انگلشمین" کا سپیشل نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے۔ کہ گاندھی جی نے لنڈن سے روانگی کے وقت ایک پرائیوٹ انٹرویو میں کہا۔ کہ میں سول نافرمانی شروع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کیونکہ گورنمنٹ ہماری طاقت کے سامنے جھکتی جا رہی ہے۔

—— کلکتہ ۱۴ر دسمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ کلکتہ پولیس کو اسباب کی صحیح اطلاع ملی ہے۔ کہ مشرق بعید سے آنے والے جہاز ہندوستان میں ناجائز طور پر اسلحہ لاتے ہیں۔ اب ان جہازوں کے مال اسباب کی زیادہ سخت تلاشیاں لی جائینگی۔ اس سلسلہ میں پولیس نے چند اشخاص گرفتار کئے ہیں۔ ایک گرفتار شدہ نوجوان کے قبضہ سے بھرا ہوا ریوالور برآمد ہوا۔ ایک ہندو سالق تین چار بکس اٹھائے جا رہا تھا۔ کہ بکس گر پڑا کھولنے پر ۱۵۰ کارتوس برآمد ہوئے۔ بڑا بازار میں ایک بنگالی نوجوان گرفتار ہوا۔ جس سے بھرا ہوا ریوالور اور ۵۰ کارتوس برآمد ہوئے۔

—— الہ آباد ۱۵ر دسمبر۔ آج نئے آرڈی ننس کے ماتحت آنند بھون، سوراج بھون، الہ آباد کانگریس کمیٹی کے دفتر اور بعض دوسرے پریس کی تلاشی لی گئی۔ تحریک عدم ادائیگی لگان کے متعلق اشتہارات اور لٹریچر برآمد ہوئے۔

—— شیخوپورہ ۱۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مقامی حکام جیل کو گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے بذریعہ تار یہ ہدایت ہوئی ہے کہ وہ آئندہ احراری والنٹیروں کے معافی نامے اگر وہ پیش کریں۔ تو منظور نہ کریں۔ جب تک کہ گورنمنٹ سے مزید حکم نہ موصول ہو۔

—— جموں ۱۲ر دسمبر۔ بحکم اعلیٰ افسر محکمہ جنگی ایسے تمام اخبارات جو مہاراجہ بہادر یا ان کی گورنمنٹ کے خلاف نکتہ چینی کرتے ہوں سکاؤ ملٹری چھاؤنی میں بند کر دئیے گئے ہیں۔ ماسوا فوجی اخبار کے یا دیگر اخبارات کے جن کو برگیڈیر جنرل مناسب سمجھیں۔

—— لکھنؤ ۱۵ر دسمبر۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے جو آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے آج یو۔ پی کونسل میں تحریک التوا پیش کی گئی۔ لیکن کونسل میں سرکاری ممبران کی تقریریں سننے کے بعد ہاؤس نے اس تحریک پر رائے شماری نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

—— جموں ۱۳ر دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم نے مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس کو تنبیہ کی ہے۔ کہ وہ ہندو ملزموں کو ہرگز گرفتار نہ کریں۔ کیونکہ ہندوؤں نے حکومت کشمیر کی بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے باغی مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا ہے۔

—— لاہور ۱۵ر دسمبر۔ آج سپیشل مجسٹریٹ سیالکوٹ نے سیالکوٹ جیل میں مولوی داؤد غزنوی کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ایک سال قید اور چار سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اور "اے" کلاس ملنے کی سفارش کی گئی۔

—— جموں ۱۳ر دسمبر۔ مسلمانوں کی مسلسل چیخ و پکار کے باوجود حکومت کشمیر نے ہندو راجپوتوں کو ایکٹ اسلحہ جات سے مستثنیٰ قرار دیدیا ہے۔ اس خبر کے سننے سے مسلمانان جموں سخت پریشان ہو رہے ہیں۔

—— یروشلم ۱۳ر دسمبر۔ موتمر اسلامی نے فیصلہ کیا ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے مسلم تبلیغی سوسائٹی قائم کی جائے۔ جس کا کام تمام دنیا میں اسلامی پمفلٹ شائع کرنا ہوگا۔

—— مرادی پور ۱۵ر دسمبر۔ کل صبح ناریہ پوسٹ آفس کے ایک ہرکارہ کو گولی سے زخمی کر دیا گیا۔ حملہ آور ڈاک کا تھیلہ لے کر بھاگ گئے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

—— الہ آباد ۱۲ر دسمبر۔ نئے آرڈی ننس کے ماتحت بعض دیہات میں خانہ تلاشیاں لی گئیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ درا پور کا نگوں آشرم کی تلاشی کے نتیجہ کے طور پر فساد ہو گیا۔ مگر ابھی تک تفاصیل موصول نہیں ہوئیں۔ سوائے اس کے کہ پولیس نے ہجوم کو ڈرانے کے لئے ہوا میں گولی چلائی۔

—— الہ آباد ۱۴ر دسمبر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نئے آرڈی ننس کے تحت آنند بھون، سیکرٹریان ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کو نوٹس دیا ہے۔ کہ اجازت کے بغیر الہ آباد کی میونسپل حدود سے باہر نہ جائیں۔ اور نہ ہی کسی پبلک جلسہ میں تقریر کریں۔ یہ حکم ایک ماہ تک نافذ رہیگا۔

—— علاوی لنگو ۱۴ر دسمبر۔ حکومت کشمیر نے ایک سپیشل نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس کی رو سے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ جو مالیہ لگان یا ٹیکس ادا نہ کریں گے۔ یا دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب دیں گے۔ ملزمان کو چھ ماہ قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائینگی اور ضمانت پر رہا نہیں کیا جائیگا۔

—— لنڈن ۱۵ر دسمبر۔ مسٹر جے۔ ایم سین گپتا وزیر ہند اور وزیر اعظم سے بنگال آرڈی ننس میں ترمیم کے سلسلے میں ملاقات کرنا چاہتے تھے معلوم ہوا ہے۔ کہ قتل کے نئے واقعہ کی وجہ سے وزیر ہند اور وزیر اعظم دونوں نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے لارڈ لوتھین نے بھی انکار کر دیا ہے۔

—— الہ آباد ۱۴ر دسمبر۔ یو۔ پی میں عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو کے ایک سرکلر کا حوالہ دیا ہے۔ جو انہوں نے مختلف کانگرس کمیٹیوں اور سرکردہ کانگرسی اصحاب کے نام بھیجا تھا۔ اس میں ایک سکیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو ضلع بارہ بنکی میں متوازی گورنمنٹ قائم کرنے سے متعلق ہے نیز ہدایت کی گئی ہے۔ کہ تمام عورتوں کو تحریک کا لیڈر بنا دیا جائے۔ کیونکہ انگریز عورتوں کو گرفتار نہیں کریں گے۔

—— حکومت پنجاب نے فصل خریف میں تخفیف مالیہ کے متعلق ایک طویل اعلان شائع کیا ہے جس میں ملک کی اقتصادی حالت تبصرہ کرنے کے بعد کہا ہے۔ کہ شاہ پور کی برساتی نہروں پر دیسی کپاس کی شرح تخفیف ایک روپیہ سے تین روپیہ تک فی ایکڑ منظور کی گئی ہے۔ اور امریکن کپاس کی شرح تخفیف ایک روپیہ ایک روپیہ چار آنہ۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ اور دو روپیہ اور تین روپیہ رکھی گئی ہے۔ کپاس کے آبیانہ میں اندازہ ۳۶ لاکھ روپیہ کم کیا گیا ہے مختلف سرکلوں میں مالیہ اراضی میں تخفیف ایک آنہ سے ہر فی روپیہ تک ہے۔ بعض حالتوں میں آٹھ آنہ فی روپیہ بھی دیا گیا ہے۔ ایک موقعہ پر تمام مالیہ معاف کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اور کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ مقامی حالات کے مطابق تخفیف کریں۔ اس مد میں کل تخفیف کا تخمینہ قریباً [illegible] لاکھ ہے۔ اس کے علاوہ گذشتہ فصل ربیع کی طرح فیصلہ کیا گیا ہے کہ موجودہ فصل خریف میں بھی آبپاشی کے رقبوں میں ایکڑ کے حساب سے شرح مالیہ وصول نہ کیا جائے۔

—— علی گڑھ یونیورسٹی کے ڈاکٹر۔ ایل۔ کے حیدر جو بہت سی اور متعدد کمیٹیوں اور کمیشنوں کے رکن رہ چکے ہیں۔ سید رضا علی کی جگہ جو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ ہمر و کمیشن کے رکن مقرر ہوئے ہیں۔

—— علم پبلک کی آگاہی کے لئے محکمہ پوسٹ آفس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۵ر دسمبر ۱۹۳۱ء سے کارڈ کی قیمت ۹ پائی جوابی کارڈ کی قیمت ۲ پیسے اور لفافہ کی قیمت ۱ر آنہ ۳ پائی ہوگی جن کارڈوں پر ۹ پائی کے ٹکٹ چسپاں نہ ہوں گے۔ وہ تلف کر دیا جائیگا۔ اسی طرح لفافہ [illegible] ٹکٹ والا بیرنگ ہوگا۔

—— گول میز کانفرنس کے مسلم وفد کے سیکرٹری ڈاکٹر شفاعت احمد خان نے ایک مکتوب ارسال فرمایا ہے کہ مسلم وفد کے دفتر کے مصارف میں گزشتہ سال میں نے خود کسی شخص کی کسی قسم کی امداد کے بغیر برداشت کئے تھے۔ اس سال ہز ہائی نس سر آغا خان کو متوجہ کیا گیا کہ مجھے اس مطلب کے لئے ایک پرائیویٹ سیکرٹری کی بے حد ضرورت ہے۔ ہز ہائی نس رضامند ہو گئے۔ اور مجھے سیکرٹری کی تنخواہ اور بجز پرائیویٹ سٹینوگرافی۔ محصول ڈاک اور دوسرے متفرق مصارف کے لئے ۲۵ پونڈ ماہوار دینے منظور کئے۔ جو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ لنڈن یونیورسٹی کا گریجویٹ ہے۔ اسے سترہ پونڈ ماہوار تنخواہ دی جاتی تھی۔ باقی ۸ پونڈ ماہوار دیگر اخراجات پر صرف ہوتے۔

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)